احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر1

منگل 7 جنوری 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 7 جنوری 2014ء 5 ربیع الاول 1435 ہجری 7 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 6

نئے سال کی مبارکباد، 2013ء میں نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر اور وقف جدید کے 57 ویں سال کا اعلان

امسال وقف جدید کی مجموعی وصولی کے لحاظ سے پہلے نمبر پر برطانیہ، دوسرے پر پاکستان اور تیسرے پر امریکہ رہے

حضور انور کے دوروں کے نتیجہ میں اس سال 18 کروڑ سے زائد لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جنوری 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 جنوری 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں احباب جماعت کو نئے عیسوی سال کی مبارکباد دیتے ہوئے یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے پہلے سے بڑھ کر اس سال کو اپنی رحمتوں، فضلوں اور برکتوں کا سال بنا دے۔

حضور انور نے سال 2013ء میں جماعتی ترقیات کے ضمن میں دنیا میں تعمیر ہونے والی بیوت الذکر کی تفصیل بیان کی اور فرمایا کہ اس سال میں میرے دوروں کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروڑوں لوگوں تک دین حق کا پیغام پہنچا اور یہ کام انسانی کوشش سے کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ سے دنیا میں میرے دوروں کی وجہ سے 18 کروڑ 26 لاکھ افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ 1088 اخبارات کے ذریعہ 16 کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ افریقہ میں جو کام ہو رہا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ حضور انور نے افریقہ کے مختلف ممالک کے نومبائع احمدیوں کے پختگی ایمان اور جماعت احمدیہ کی غیرت رکھنے کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جیسے جیسے جماعت ترقی کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل ہو رہے ہیں ویسے ویسے ہی جماعت کی مخالفت بھی تیز ہو رہی ہے اور ہو گی۔ لیکن ہمیں جس بات کی فکر ہے وہ یہ ہے کہ آئندہ بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے اور ان مخالفتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے ایمانوں میں پہلے سے بڑھ کر مضبوطی پیدا کرنی چاہئے، حضرت مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کی کوشش کرنی چاہئے، دعاؤں کی طرف توجہ دیں اور دعاؤں کے ساتھ اس نئے سال کو بھر دیں۔ درود، استغفار پر بہت زور دیں تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کو ہم پر وسیع تر کرتا چلا جائے اور مخالفین کے مکروں کو ان پر الٹا دے اور ہر مخالفت کو ہوا میں اڑا دے۔

حضور انور نے حسب روایت جنوری کے پہلے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے نئے 57 ویں سال کا اعلان فرمایا اور پھر تحریک وقف جدید کے مالی جہاد کی اہمیت، اس کی برکات اور اس مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے احمدیوں کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔

حضور انور نے گزشتہ سال میں وقف جدید کی مجموعی وصولی کے اعتبار سے جائزہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ عالمگیر نے 54 لاکھ 84 ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کی۔ وقف جدید میں شاملین کی تعداد 10 لاکھ 40 ہزار 720 ہے۔ پوزیشنز کے لحاظ سے پہلے نمبر پر برطانیہ، دوسرے پر پاکستان اور تیسرے نمبر پر امریکہ رہے۔ پاکستان کی جماعتوں میں اول لاہور، دوم ربوہ اور سوم کراچی ہے۔ اسی طرح حضور انور نے بعض دیگر ممالک کا بھی جائزہ پیش کیا اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین۔ حضور انور نے آخر پر مکرم یوسف لطیف صاحب بوسٹن امریکہ کی وفات پر مرحوم کی جماعتی خدمات، اخلاص و وفا اور ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

ہر دم بچانا

دُعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ نہ آوے اُن پہ رنجوں کا زمانہ
نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ مرے مولیٰ انہیں ہر دم بچانا
یہی اُمید ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(درثمین)

تائیدرب الوریٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’بہر حال یہ کام تو (۔) بڑھے گا اور بڑھنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مرضی اسی میں ہے اور یہ کام اللہ تعالیٰ نے اُس خلیفۃ المسیح کے دور میں شروع کروایا جس کے منہ سے یہ الفاظ بھی نکلوائے کہ

ساتھ میرے ہے تائیدِ رب الوریٰ

اور (۔) یہ تائیدِ رب الوریٰ ہمیشہ کی طرح جماعت کیساتھ رہے گی اور یہ خدا کا وعدہ ہے جو ہمیشہ پورا ہونا ہے۔ یہ خدا کا وعدہ اپنے پیارے مسیح الزماں کے ساتھ ہے کہ ’’میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ تو اب اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ فرمایا میں نے یہ کام کرنا ہے تم لوگوں نے تو صرف ہاتھ لگا کر ثواب کمانا ہے وہی لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونے والی بات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید کے یہی نظارے ہم ہر وقت دیکھ رہے ہیں اور ایم ٹی اے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک اب یہ پیغام پہنچ رہا ہے‘‘

(خطباتِ مسرور جلد دوم صفحہ نمبر 42)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ہومیو پیتھک ڈاکٹر کی آمد

مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب انگلینڈ سے تشریف لا چکے ہیں۔ موصوف مورخہ 11 جنوری تا 10 فروری 2014ء فضل عمر ہسپتال میں بطور واقف عارضی ہومیو کلینک کریں گے۔ وہ ہومیو پیتھک اور آکوپنکچر کے علاوہ جلدی امراض کے بھی ماہر ہیں۔ احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جملہ تکالیف کے علاج کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور شعبہ پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی رجسٹریشن/ پرچی بنوالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کئی ماہِ انور حضورؐ آپ کے ہیں

مہ و مہر، اختر حضورؐ آپ کے ہیں
یہ گردش، یہ محور حضورؐ آپ کے ہیں

سبھی انبیاء سے، سبھی اصفیاء سے
مقامات بڑھ کر حضورؐ آپ کے ہیں

تری نسل قائم، تری نسل دائم
عدو سارے ابتر حضورؐ آپ کے ہیں

تری ذات اعلیٰ، تری بات افضل
سبھی قول رہبر حضورؐ آپ کے ہیں

ہمارے قلم نے ستارے اُتارے
ہوئے ہم سخنور حضورؐ آپ کے ہیں

تو احمد تو حاشر تو یٰسؔ، تو طٰہٰ
سبھی نام اطہر حضورؐ آپ کے ہیں

فلک چاند تارے بنے تیری خاطر
یہ دریا، سمندر حضورؐ آپ کے ہیں

مرے لفظ سونا، مرے حرف چاندی
یہ احسان مجھ پر حضورؐ آپ کے ہیں

وہ پتھر جو راہوں کی ٹھوکر رہے تھے
وہ اب سنگ مرمر حضورؐ آپ کے ہیں

فضاؤں میں اتنا درود آ گیا ہے
مدح خوان گھر گھر حضورؐ آپ کے ہیں

ترے حسن کامل کو یوسف بھی ترسیں
لب و گال سندر حضورؐ آپ کے ہیں

جو قوموں کے افسر، جو دنیا کے رہبر
وہ نوکر وہ چاکر حضورؐ آپ کے ہیں

تو شمس الضحیٰ ہے، ترا نور لے کر
کئی ماہِ انور حضورؐ آپ کے ہیں

معاذ اور معوذ نے جوہر دکھائے
یہ کم سن بہادر حضورؐ آپ کے ہیں

زمانے نے ہم کو ستایا بہت ہے
نگاہوں میں اب در حضورؐ آپ کے ہیں

جہاں بھر کے تاج و محلات سے بھی
غلامان بہتر حضورؐ آپ کے ہیں

حیاتِ فرازؔ اب ترے نام لکھ دی
یہ طے ہے کہ مر کر حضورؐ آپ کے ہیں

اطہر حفیظ فراز

بنوقریظہ کی غداری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکیمانہ فیصلے

حضرت مسیح موعود شردھے پرکاش دیو جی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’برہمو صاحب کا نام پَرکاش دیو جی ہے جو براموھ دھرم لاہور کے پرچارک ہیں اور کتاب کا نام سوانح عمری حضرت محمد صاحب ہے اور اِس پُر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ دانستہ کئی طور کے افترا کر کے ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کی تحقیر کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے وقت میں آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے مؤلف کتاب نے اپنی دیانت داری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھلایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لیں۔‘‘

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 255)

بنوقریظہ کی غداری اور حضرت سعد بن معاذؓ کا ان کو سزا دینا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے شردھے پرکاش دیو جی اپنی کتاب ’’سوانح عمری حضرت محمدؐ صاحب بانیٔ اسلام‘‘ میں لکھتے ہیں:۔

’’آخر سعد نے دونوں فریق سے یہ بات پختہ کر کے کہ میرا فیصلہ قطعی مانا جائے یہ حکم سنایا کہ بنی قریظہ نے دوستی کا عہد کر کے واقعی بدترین دغابازی اور بغاوت کا ارتکاب کیا جس کی سزا کسی طرح موت سے کم نہیں ہو سکتی۔ مَیں حکم دیتا ہوں کہ اہل قلعہ میں سے جو مسلح سپاہی ہیں وہ قتل کئے جائیں اور عورتیں اور بچے غلام بنائے جائیں اور ان کا مال و متاع ضبط کر کے سپاہ اسلام میں تقسیم کر لیا جائے۔

ممکن ہے کہ آنحضرتؐ اس قدر سخت حکم نہ دیتے لیکن سپاہ بنی قریظہ پر اس قدر آگ بگولہ ہو رہی تھی۔ اور معاذ کے فیصلے کا قطعی ہونا ایسا صاف طور پر تسلیم ہو چکا تھا کہ اب اس میں ترمیم ہونا ناممکن تھا اور حکم صادر ہونے کی دیر تھی کہ اہل اسلام نے فوراً اس کی تعمیل کرا دی۔ کہتے ہیں کہ تقریباً 250 مجرم جرم بغاوت میں سزائے موت سے سزایاب ہوئے۔

یہ سزا بظاہر بہت بے دردی کی صورت رکھتی تھی لیکن جن حالات میں ...... وہ صادر کی گئی ان کے لحاظ سے غیر منصفانہ نہ تھی۔ اور اس زمانہ کی مہذب گورنمنٹ کو اگر ایسے واقعات پیش آئیں تو وہ بھی ایسے مجرموں کے لئے یقیناً یہی سزا تجویز کرے۔ اور کچھ شک نہیں کہ دو ڈھائی سو مفسدوں کی جانوں کے مقابلے میں تمام ملک کا امن زیادہ وقعت رکھتا تھا۔

جو لوگ ایسے موقعوں پر حضرتؐ کا مقابلہ مسیحؑ یا اور پیشوایانِ دین سے کرتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ کو ایسے حالات پیش آئے کہ اپنے تابعین کی حفاظت کے لئے انہیں حکومت بھی ہاتھ میں لینی پڑی۔ وہ یوں بھی محافظ کعبہ ہونے کی حیثیت سے عرب میں ایسا اعزاز رکھتے تھے کہ ان کے خاندان کے آگے تمام ملک کی گردنیں جھکتی تھیں اور اب تو خدا تعالیٰ نے خاصی بادشاہت دے دی تھی۔ ایسی حالت میں ان کے احکام کا مقابلہ اگر کیا جا سکتا ہے تو دنیا کے اور بادشاہوں اور فرمانرواؤں سے ہو سکتا ہے نہ کسی تارک الدنیا درویش سے۔ ان دونوں کے طریق میں بے انتہا فرق ہے۔‘‘

(سوانح عمری حضرت محمد صلعم صاحب بانیٔ اسلام صفحہ 93-92۔ از شردھے پرکاش دیو جی۔ پبلشر: نرائن دت سہگل اینڈ سنز بک سیلرز لاہور۔ ایڈیشن دہم)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

دنیا دین کے جھنڈے تلے آئے گی اور ضرور آئے گی لیکن اگر ہم نے اپنے حق ادا نہ کئے اور اپنے صبر اور صلوٰۃ کو انتہا تک نہ پہنچایا تو پھر ہم اُس فتح کے حصہ دار نہیں ہو سکیں گے۔ پس یہ حق ادا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے

چاہے وہ آسٹریلیا ہے یا یوکے ہے یا کوئی اور ملک ہے یاد رکھیں کہ اگر انقلاب لانا ہے، اگر اُس ذمہ داری کو نبھانا ہے جو حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کے لئے ہم پر ہے، اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو بیوت کی یہ رونقیں عارضی نہیں بلکہ مستقل قائم کرنا ہوں گی۔ اپنی تمام حالتوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ نشان تبھی ظاہر ہوں گے جب صبر اور صلوٰۃ کے حق ادا ہوں گے

مکرم ڈاکٹر بشیر الدین اُسامہ صاحب آف کلیولینڈ امریکہ کی وفات۔ مرحوم کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 نومبر 2013ء بمطابق 22 نبوت 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں، تحریرات میں، ارشادات میں ہمیں اپنی بعثت کے مقصد کے بارے میں بتایا۔ پس ہم جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہمیں چاہئے کہ اس مقصد بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اُن مقاصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں تا کہ آپ کی جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے والوں میں شمار ہو سکیں۔ ان مقاصد میں سے بعض اس وقت میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں پھر ایمان کو زندہ کرنے کے لئے مامور کیا ہے اور اس لئے بھیجا ہے کہ تا کہ لوگ قوتِ یقین میں ترقی پیدا کریں۔ اس بات پر یقین ہو کہ خدا ہے اور دعاؤں کو سنتا ہے اور نیکیوں کا اجر دیتا ہے اور برائیوں کی سزا بھی دیتا ہے۔ آپ اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب تک ایمان کامل نہ ہو، انسان مکمل طور پر نیک اعمال بجا لا نہیں سکتا۔ فرمایا کہ جو جو کمزور پہلو ہوگا، اُسی قدر نیک اعمال میں کمی ہوگی۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 320۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس انبیاء اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور یقین پیدا کرنے آتے ہیں اور یہی حضرت مسیح موعود کی آمد کا ایک بہت بڑا مقصد ہے تا کہ کمزوریاں دور ہوں اور ایمان کامل ہو۔ یہ آپ کے بعض الفاظ کا ارشادات کا خلاصہ ہے۔ میں نے سارے الفاظ نہیں لئے، اُس کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ بہر حال یہ کمزوریاں کس طرح دُور ہوں گی اور ایمان کس طرح کامل ہوگا؟ اس بارے میں آپ نے بڑا کھل کر واضح فرمایا ہے کہ صرف میری بیعت میں آنے سے نہیں ہوگا بلکہ اس کے لئے مجاہدہ کرنے کی ضرورت ہے اور یہی اصول خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ (-) (العنکبوت:70) یعنی اور وہ لوگ جو ہم میں ہو کر کوشش کرتے ہیں ...... یہ ترجمہ حضرت مسیح موعود کا ہے کہ: وہ لوگ جو ہم میں ہو کر کوشش کرتے ہیں، ہم اُن کے لئے اپنے راستے کھول دیتے ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 338۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ایمان میں کامل ہونے کا یہ اصول ہے کہ صرف بیعت کرنے سے اصلاح نہیں ہوگی۔ اگر اس کے ساتھ اپنی حالت بدلنے کے لئے مزید کوشش نہیں ہوگی، اگر خالص اللہ تعالیٰ کے ہو کر کوشش نہیں ہوگی، اپنے دلوں کو بدلنے اور پھر عمل کرنے اور جہاد کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوگی تو اُس کا کوئی فائدہ نہیں۔

پھر آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ: ''دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے۔ روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے اور بدُوں مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالیٰ میں ہو۔'' یعنی خالص ہو کر اُس کی تلاش ہو، اُس کی تعلیم پر عمل ہو۔ ''یہ نہیں کہ قرآن کریم کے خلاف خود ہی بے فائدہ ریاضتیں اور مجاہدہ جوگیوں کی طرح تجویز کر بیٹھے۔ یہی کام ہے، جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے تا کہ مَیں دنیا کو دکھلا دوں کہ کس طرح پر انسان اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 339۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور پھر آپ نے ہمیں کیا دکھایا اور ہم سے کیا امید کی؟ آپ نے وہ نمونے قائم کئے اور اُن نمونوں پر چلنے کی تلقین کی جو آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادتوں کے بھی قائم کئے اور حسن خلق کے بھی قائم کئے اور جن کو قائم کرنے کے لئے پھر صحابہ رضوان اللہ علیھم نے بھی مجاہدہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے کہلائے اور نتیجۃً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ایسے وارث ہوئے کہ ایک دنیا کو اپنے پیچھے چلا لیا۔

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ آپ کے ماننے والوں کو کیسا انسان بننے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''میں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رَٹ لئے جاویں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیۂ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔...... ہمارا کام اور ہماری غرض ...... یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ، اس لیے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 352۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اگر ہم اپنے وجود میں تبدیلی کی کوشش کرتے ہوئے اپنے آپ کو اور وجود نہیں بناتے، اپنے آپ کو ایسا نہیں بناتے جو دنیا سے مختلف ہو تو آپ کے ارشاد کے مطابق ہمیں بیعت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

پھر ایک جگہ بعثت کی غرض بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

''یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ تمام مذاہبِ موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دار النّجاۃ میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ...... ہے''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 393-392۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے فرمایا کہ:

''ہمارا اصل منشاء اور مدّعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر کرنا ہے اور آپ کی عظمت کو قائم کرنا ہے۔ ہمارا ذکر تو ضمنی ہے۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 200۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) ہماری تعریف اگر ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمن میں ہے۔

پس ہم نے یہ غرض بھی پوری کرنے کے لئے بیعت کی ہے اور اس کو پورا کرنے کے لئے ہمیں قرآن کریم کی تعلیم کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے تا کہ عمل کریں اور اس تعلیم کو پھیلائیں کیونکہ دنیا کی نجات بھی لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ...... میں ہے۔ پس دنیا کو بتائیں کہ اس لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ ...... کے جھنڈے تلے آکر تم بھی نجات حاصل کرو۔

پھر آپ ایک جگہ اپنی آمد کا مقصد بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ وہ (دین) کو کُل ملّتوں پر غالب کرے۔ اُس نے مجھے اسی مطلب کے لئے بھیجا ہے اور اسی طرح بھیجا ہے جس طرح پہلے مامور آتے رہے''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 413۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر اپنے مشن کے غرض کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

''اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں (دین) کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ'' یعنی روشن دلائل کے ساتھ ''تمام ملّتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھاؤں۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 432۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپ نے اپنی آمد کا مقصد یہ بھی فرمایا کہ:

''میں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کی زہر سے بچ جاوے اور اُس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے۔ اُس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اُس کو ملے۔ گناہ سے لذّت پانے کی بجائے اُس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔ جس کی یہ صورت ہو جاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں نے خدا کو پہچان لیا ہے۔ خدا خوب جانتا ہے کہ اس زمانے میں یہی حالت ہو رہی ہے کہ خدا کی معرفت نہیں رہی۔ کوئی مذہب ایسا نہیں رہا جو اس منزل پر انسان کو پہنچا دے اور یہ فطرت اُس میں پیدا کرے۔ ہم کسی خاص مذہب پر کوئی افسوس نہیں کر سکتے۔ یہ بلا عام ہو رہی ہے اور یہ وبا خطرناک طور پر پھیلی ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں خدا پر ایمان لانے سے انسان فرشتہ بن جاتا ہے، بلکہ ملائکہ کا مسجود ہوتا ہے''۔ یعنی فرشتے بھی اُس کو سجدہ کرتے ہیں۔ ''نورانی ہو جاتا ہے۔ غرض جب اس قسم کا زمانہ دنیا پر آتا ہے کہ خدا کی معرفت باقی نہیں رہتی اور تباہ کاری اور ہر قسم کی بدکاریاں کثرت سے پھیل جاتی ہیں، خدا کا خوف اُٹھ جاتا ہے اور خدا کے حقوق بندوں کو دیئے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ ایسی حالت میں ایک انسان کو اپنی معرفت کا نور دے کر مامور فرماتا ہے۔ اُس پر لعن طعن ہوتا ہے اور ہر طرح سے اُس کو ستایا جاتا اور دُکھ دیا جاتا ہے لیکن آخر وہ خدا کا مامور کامیاب ہو جاتا اور دنیا میں سچائی کا نور پھیلا دیتا ہے۔ اسی طرح اس زمانے میں خدا نے مجھے مامور کیا اور اپنی معرفت کا نور مجھے بخشا''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 494-493۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا:

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اخلاقی قوتوں کی تربیت کروں''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 499۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ایک موقع پر آپ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کے دعوے اور رسالت کا نتیجہ کیا ہوگا؟ یعنی اس سے آپ کو کیا مقاصد حاصل ہوں گے؟ آپ کیوں آئے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

''خدا تعالیٰ کے ساتھ جو رابطہ کم ہو گیا ہے اور دنیا کی محبت غالب آ گئی ہے اور پاکیزگی کم ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جو عبودیت اور اُلوہیت کے درمیان ہے پھر مستحکم کرے گا اور گمشدہ پاکیزگی کو پھر لائے گا۔ دنیا کی محبت سرد ہو جائے گی''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 500۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) اور فرمایا: یہ میرے ذریعہ سے ہوگا۔

یہ بہت بڑا مقصد اور بہت بڑا دعویٰ ہے جو آپ نے بیان فرمایا۔ آج کی مادی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا جو ہے مادیت میں ڈوب کر اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھول چکی ہے اور جو بظاہر مذہب یا خدا کے وجود کو کچھ سمجھتے ہیں، کچھ تسلیم کرتے ہیں تو وہ بھی ظاہری رنگ میں۔ نہ اُنہیں خدا تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کچھ یقین ہے، نہ اس کا ادراک ہے، نہ فہم ہے، نہ مذہب کا کچھ ادراک ہے۔ اُن کے لئے اصل چیز دنیا اور اس کی جاہ وحشمت ہے۔ صرف نام کے طور پر کسی مذہب کو ماننے والے ہیں۔ ایسے حالات میں یقیناً یہ ایک بہت بڑا دعویٰ ہے۔ لیکن آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس قدر یقین ہے اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے پر کس قدر اعتماد ہے، اس کا اظہار جو الفاظ میں نے پڑھے ہیں ان کی شوکت سے ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ سب الفاظ، یہ آپ کا دعویٰ، یہ بعثت کی غرض اور مقاصد ہمیں بھی کچھ توجہ دلا رہے ہیں کہ یہ سب کچھ ہے جس کو پڑھ اور سن کر ہم جماعت میں داخل ہوئے ہیں، یا ہمارے باپ دادا جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے اور ہم نے ان کی اس نیکی کا فیض پایا، یہ ہم سے کچھ مطالبہ کر رہا ہے یا یہ مقاصد ہم سے کچھ مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ کہ ہم ان مقاصد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ ہمیں ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ ہم نے بھی ان کے نتائج کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود جو جو باتیں دنیا میں پیدا کرنے آئے ہم نے بھی اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہم نے بھی مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کے لئے مددگار بننا ہے۔ جب ہم نے منادی کی آواز کو سنا اور ایمان لائے تو اب ہم بھی یہ اعلان کرتے ہیں اور ہمیں یہ اعلان کرنا چاہئے کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ۔ کہ ہم اپنی حالتوں میں یہ تبدیلیاں پیدا کریں گے اور اس پیغام کو پھیلائیں گے اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود تشریف لائے۔

پس ہمیں اپنا جائزہ لینا ہوگا، سوچنا ہوگا، منصوبہ بندی کرنی ہوگی، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی ہوگی تا کہ ہم کامیابیوں سے ہمکنار ہوں اور آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اگر ہم آپ کو مان کر پھر آرام سے بیٹھ جائیں اور کوئی فکر نہ کریں تو یہ عہد بیعت کا حق ادا کرنے والی بات نہیں ہوگی۔ یہ دعویٰ قبول کر کے بیٹھ جانا اور سو جانا ہمیں مجرم بناتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی جب ہم اپنے وسائل کو دیکھتے ہیں، اپنی حالتوں کو دیکھتے ہیں تو سوچتے ہیں کہ کیا یہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔ ہم کریں بھی تو کیا کریں گے کہ ایک طرف ہمارے وسائل محدود اور دوسری طرف دنیا کی اسّی فیصد سے زائد آبادی کو مذہب سے دلچسپی نہیں ہے، دنیا کے پیچھے بھاگنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ ان ترقی یافتہ ممالک میں دولت ہے، ہر قسم کی ترقی ہے، دوسرے مادّی اسباب ہیں جنہوں نے یہاں رہنے والوں کو خدا سے دور کر دیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں کہ خدا تعالیٰ کی تلاش میں وقت ضائع کریں۔ ابھی کل کی ڈاک میں ہی ایک احمدی کا جاپان سے ایک خط تھا، بڑے درد کا اظہار تھا کہ میں نے اپنے ایک جاپانی دوست سے کہا، اُن کے بڑے اچھے اور اعلیٰ اخلاق ہیں، تعلقات بھی اُن سے اچھے ہیں، بات چیت بھی ہوتی رہتی ہے، جب اُسے یہ کہا کہ خدا سے دعا کریں کہ ہدایت کی طرف رہنمائی ہو تو کہنے لگے کہ میرے پاس وقت نہیں ہے کہ تمہارے خدا کی تلاش کرتا پھروں یا خدا سے رہنمائی مانگوں، مجھے اور بہت کام ہیں۔ تو یہ تو دنیا کی حالت ہے۔ ان قوموں کی جو اپنے آپ کو ترقی یافتہ سمجھتی ہیں یہ حالت ہے۔ اور غریب قوموں کو بھی اس ترقی اور دولت کے بل بوتے پر اپنے پیچھے چلانے کی بڑی طاقتیں اور امیر قومیں کوشش کر رہی ہیں۔ پس جب یہ صورتِ حال ہو، سننے کی طرف توجہ نہ ہو یا کم از کم

ایک بڑے طبقہ کی توجہ نہ ہو اور دولت اور مادّیت ہر ایک کو اپنے قبضہ میں لینے کی کوشش کر رہی ہو اور ہمارے وسائل جیسا کہ میں نے کہا، محدود ہوں تو ایسے میں کس طرح ہم دجل اور مادّیت کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ بظاہر ناممکن نظر آتا ہے کہ ہم دنیا کی اکثریت کو خدا تعالیٰ کے وجود کی پہچان کروا سکیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کر سکیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں اور بڑی تحدّی سے فرماتے ہیں کہ میں یہ سب کچھ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں اور یہ ہو گا۔ انشاء اللہ۔

پس ہم بھی آپ کے اس دعویٰ کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر یہ اعلان کر رہے ہیں، چاہے ظاہراً کریں یا نہ کریں لیکن ہمارا بیعت میں آنا ہی ہم سے یہ اعلان کروا رہا ہے اور کروانا چاہئے کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کہ ہم اللہ کے دین میں مددگار ہیں اور رہیں گے انشاء اللہ۔ دنیا کے انکار سے مایوس نہیں ہوں گے۔ کیونکہ ہم دنیا کی آنکھ سے دیکھ کر اس کام کو آگے نہیں بڑھا رہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہمیں ہر قدم پر تسلی دلاتی ہیں کہ اگر تم اللہ میں ہو کر کوشش کرو گے تو نئے راستے کھلتے چلے جائیں گے۔

پس ہم دنیاوی نظر سے دیکھیں اور وسائل پر بھروسہ کریں تو ہماری جو کامیابی ہے ایک دیوانے کی بڑ نظر آتی ہے۔ اگر ہم دنیاوی طاقت اور وسائل کے لحاظ سے دیکھیں تو ایک ملک کو ہی دیکھ کر ہم پریشان ہو جائیں۔ مثلاً روس کو لے لیں، چین کو لے لیں، یورپ کے کسی ملک کو لے لیں، امریکہ کے کسی ملک کو لے لیں، جزائر کو لے لیں، افریقہ کے کسی ملک کو لے لیں، ہر جگہ بہت سی ایسی روکیں نظر آئیں گی جو ہمیں آگے بڑھنے سے ڈرائیں گی۔ ملکوں کے حالات اور دنیاوی جاہ و حشمت نہ آج سے چند دہائیاں پہلے ہمارے حق میں تھے، نہ آج ہمارے حق میں ہیں۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ مثلاً ایک وقت میں روس اور اُس کے ساتھ جو تمام states تھیں، کمیونسٹ حکومت کی وجہ سے وہاں (دعوت الی اللہ) نہیں ہو سکتی تھی۔ اب ایک حصہ آزاد ہو کر مذہب سے دُور چلا گیا اور دنیاوی چکا چوند نے اُسے اندھا کر دیا۔ اور دوسری طرف جو (-) ریاستیں رشیا میں شامل تھیں وہاں مفتیوں اور مفاد پرست مذہبی لیڈروں نے حکومت کو اس طرح ڈرا دیا ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی (دین) کے راستے میں قدم قدم پر روکیں کھڑی کی جا رہی ہیں۔ جماعت پر پابندیاں ہیں اور وہاں کے احمدیوں کو بھی ڈرایا دھمکایا جاتا ہے، ہراساں کیا جاتا ہے۔ مغربی ممالک کو دیکھیں تو دنیاداری نے یہاں بھی انتہا کر دی ہے۔ غلاظتوں اور بے حیائیوں کو قانون تحفظ دے دیتا ہے۔ جس بے حیائی پر اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو تباہ کیا تھا، اُس بے حیائی کو ہمدردی کے نام پر تحفظ دیا جا رہا ہے۔ چین میں مذہب سے دلچسپی کوئی نہیں، مادّی دوڑ میں آگے بڑھنے کی دوڑ وہاں لگی ہوئی ہے اور معاشی لحاظ سے وہ دنیا کی بہت بڑی طاقت بن رہا ہے۔

جاپان ہے تو بہت ترقی یافتہ ملک ہے، وہاں بھی ٹیکنالوجی میں ترقی ہے اور حیرت انگیز ترقی نظر آتی ہے۔ اکثریت دنیا کی رسوم کے پیچھے لگی ہوئی ہے لیکن مذہب سے دُوری ہے اور وہ یہ کہنے والے ہیں جو میں نے مثال دی کہ خدا کے لئے نعوذ باللہ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ اکثریت کا یہی نظریہ ہے۔ کیسا خدا، کون سا خدا؟ بیشک اخلاقی لحاظ سے یہ لوگ بڑے آگے ہیں لیکن دنیاداری نے مذہب سے دور کر دیا ہے۔ بظاہر کہنے کو اگر جاپانیوں سے پوچھو تو روایتی مذہب ان کا شنٹو ازم ہے لیکن حقیقت میں یہ لوگ شنٹو ازم، عیسائیت اور بدھ ازم کا ایک عجیب ملغوبہ یا عجیب مجموعہ بن چکے ہیں۔ عملاً صرف رسومات کی حد تک پیدا ہونے، زندگی گزارنے اور مرنے کے بعد کے جو مراحل ہیں وہ مختلف stages میں مختلف مذاہب ادا کر رہے ہیں لیکن بہر حال دین سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ مغرب کی اکثریت جیسا کہ میں نے کہا، خدا تعالیٰ کو بھلا بیٹھی ہے اور نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کو بھلا بیٹھی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ مذہب کو ایک بوجھ سمجھا جاتا ہے۔ چرچوں میں جانے والے کوئی نہیں۔ عیسائیت کہتی تو ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں لیکن چرچ فروخت ہو رہے ہیں۔ پس یہ دنیا اس وقت بے حال ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا دنیاوی لحاظ سے ہمارے وسائل نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ان دنیاداروں کے سامنے ہمارے وسائل جو ہیں ایک ذرہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔

پس یہ جو سب باتیں ہیں یہ فکر پیدا کرتی ہیں اور فکر پیدا کرنے والی ہونی چاہئیں کہ ایسے حالات میں ہم حضرت مسیح موعود کے مشن کو کیسے آگے بڑھائیں گے؟ لیکن خدا تعالیٰ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے بھیجا ہے، خدا تعالیٰ جس نے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو بھیجا، اُس نے ہمیں فرمایا کہ مجھ میں ہو کر میرے راستوں کو تلاش کرو۔

اور خدا تعالیٰ میں ہو کر اُس کے راستے کی تلاش کس طرح کرنی ہے؟ فرمایا (-) (البقرۃ:154) کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، صبر اور دعا کے ساتھ اللہ کی مدد مانگو، اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ ہو گا۔ پس یہ اللہ ہے جس سے مدد مانگی جائے تو بڑی سے بڑی روک بھی ہوا میں اُڑ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو تمام قدرتوں والا ہے، اللہ تعالیٰ جو اپنے جلال کے ساتھ سب طاقتوں کا مالک ہے، وہ ہر انہونی چیز کو ہونی کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک ہر زمانے اور ہر قوم اور ہر انسان کے لئے نجات دہندہ کے طور پر بنا کر بھیجا ہے جس نے قرآن کریم آپ پر نازل فرما کر تمام انسانوں کے لئے شریعت کو کامل کر دیا جس میں ہر زمانے کے دینی اور دنیاوی مسائل کا حل بھی ہے، جس نے حضرت مسیح موعود کو اس زمانے میں (دین حق) کے احیائے نَو کے لئے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب ایسے حالات آئیں کہ روکیں سامنے نظر آئیں، جب ایسے حالات آئیں کہ تمہاری عقلیں فیصلہ کرنے سے قاصر ہوں اُس وقت تم صبر اور صلوۃ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو۔

پس اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو گے تو بظاہر مشکل کام بھی آسان ہوتے چلے جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اُس کے دین نے غالب آنا ہے لیکن تمہیں اس غلبہ کا حصہ بننے کے لئے صبر اور صلوٰۃ کی ضرورت ہے۔ لیکن کیسے صبر اور کیسی صلوٰۃ کی ضرورت ہے؟ اُس کے لئے پہلے اصول بیان ہو چکا ہے کہ اللہ میں ہو کر مجاہدہ کرو۔

صبر کے مختلف معنی لغات میں درج ہیں۔ مثلاً صبر یہ ہے کہ مستقل مزاجی اور کوشش سے برائیوں سے بچنا۔ ایک مومن اور ایک احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس دنیاوی دور میں جب ہر طرف سے شیطانی حملے ہو رہے ہیں اور برائیاں ہر کونے پر منہ کھولے کھڑی ہیں ان برائیوں سے بچنے کے لئے جہاد کرے۔ اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ پھر صبر کا مطلب ہے کہ نیکی پر ثابت قدم رہے۔ یہ نہیں کہ وقتی نیکی ہو اور جب کہیں دنیا کا لالچ اور بدی کی ترغیب نظر آئے تو نیکی کو بھول جاؤ۔ اعمالِ صالحہ بجا لانے کی طرف ہمیشہ توجہ رہے۔ ان اعمالِ صالحہ کی قرآنِ کریم میں تلاش کی ضرورت ہے۔ پھر صبر یہ ہے کہ ہر صورت میں اپنے معاملات خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرنا۔ ہر مشکل میں، ہر پریشانی میں، ہر تکلیف میں خدا تعالیٰ کے سامنے معاملہ پیش کرنا۔ کسی بھی بات میں کوئی جزع فزع نہیں۔

پس صبر کی یہ حالتیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال ہو گی۔ روحانی مدارج میں ترقی ہو گی۔ دنیا کی کروڑوں کی جو دولت ہے اُس کے مقابلے میں ایک مومن کا ایک پاؤنڈ، ایک ڈالر، ایک روپیہ جو ہے وہ وہ کام دکھائے گا جو دنیا کو حیران کر دے گا۔

پھر صبر کے ساتھ برائیوں سے بچنے اور نیکیوں پر ثابت قدم ہونے اور خدا تعالیٰ کے حضور اپنے معاملات پیش کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صلوٰۃ کی بھی ضرورت ہے۔ اور صلوٰۃ کے بھی مختلف معنی ہیں۔

صلوٰۃ کے ایک معنی نماز کے ہیں۔ یعنی یہاں جو نصیحت ہے کہ مومنوں کو نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنی چاہئے اور نماز کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ صبر کے اعلیٰ نتائج اُس وقت ظاہر ہوں گے جب نمازوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہو گی۔ پھر اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرو، استغفار کرو۔ صلوٰۃ میں یہ سب معنی آ جاتے ہیں۔ پھر صرف یہ ظاہری نماز نہیں

بلکہ دعاؤں کی طرف اُن کا حق ادا کرتے ہوئے توجہ کرو۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرو۔ اُن کے بھی حق ادا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو۔

پس یہ وسعت صبر اور صلوٰۃ میں پیدا ہو گی تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت بھی حاصل ہو گی اور تمام کام آسان ہوں گے اور ہوتے چلے جائیں گے، انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے اور فضل اور رحم کے دروازے کھلیں گے۔

پس ایک مومن کا یہ کام ہے کہ اپنی کوششوں، اپنی عبادتوں، اپنی دعاؤں، اپنے اخلاق کو انتہا تک پہنچاؤ۔ جو کچھ تمہارے بس میں ہے وہ کر گزرو، پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ لیکن اگر صبر کا حق ادا نہیں کرو گے، اگر صلوٰۃ کا حق ادا نہیں کر رہے تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ کے انعامات کے حصہ دار نہیں بن سکتے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ صبر کا ایک مطلب برائیوں سے بچنا بھی ہے، اس کے لئے توبہ اور استغفار کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ:

سچی توبہ اُس وقت ہوتی ہے جب ان تین باتوں کا خیال رکھا جائے۔ پہلی بات یہ کہ اُن تمام خیالات اور تصورات کو دل سے نکال دو جو دل کے فساد کا ذریعہ بن رہے ہیں، جو غلط کاموں کی طرف ابھارتے اور اُکساتے ہیں۔ یعنی جو بھی برائی دل میں ہے یا جس برائی کا خیال آتا ہے اُس سے کراہت کا تصور پیدا کرو۔ تمہیں کراہت آنی چاہئے۔ دوسری بات یہ کہ برائی پر ندامت اور شرم کا اظہار کرو۔ اپنے دل میں اتنی مرتبہ اُسے برا کہو کہ شرمندگی پیدا ہو جائے۔ دوسری بات ندامت اور شرم کا اظہار ہے اور تیسری بات یہ کہ ایک پکا اور مصمم ارادہ کرو کہ یہ برائی میں نے دوبارہ نہیں کرنی۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 88-87۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

صبر میں یہی حالت پیدا کی جاتی ہے، تبھی صبر صحیح صبر کہلاتا ہے۔ پس اگر ہم نے اپنی یہ عادت کر لی اور اپنے صبر اور صلوٰۃ کے معیار حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی تو اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی تائیدی نشان ظاہر ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ نشانات جن کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے وعدہ فرمایا ہے ہم بھی دیکھیں گے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ نہ ہم برائیوں سے بچنے کی کوشش کر رہے ہوں، نہ ہم نیکیوں پر قدم مار رہے ہوں، نہ ہم حضرت مسیح موعود کے مشن کی روح کو سمجھ رہے ہوں، نہ ہم اپنے ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کر رہے ہوں، نہ ہم مخلوق کے حق ادا کر رہے ہوں، نہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی طرف توجہ دے رہے ہوں جس کی برکت سے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں، نہ ہم نمازوں کا حق ادا کر رہے ہوں اور پھر بھی ہم یہ توقع رکھیں کہ دنیا کو ہم نے (-) کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ ان مقاصد کو اور اغراض کو پورا کرنا ہے جو حضرت مسیح موعود کی بعثت کی ہیں۔

دنیا (دین حق) کے جھنڈے تلے آئے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرور آئے گی لیکن اگر ہم نے اپنے حق ادا نہ کئے اور اپنے صبر اور صلوٰۃ کو انتہا تک نہ پہنچایا تو پھر ہم اُس فتح کے حصہ دار نہیں ہو سکیں گے۔ پس یہ حق ادا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ دنیا کو ہم یہی بتاتے ہیں کہ ایک دن ہم نے دنیا پر غالب آنا ہے۔ اس دورے کے دوران بھی نیوزی لینڈ میں ایک جرنلسٹ نے مجھے سوال کیا کہ تم تھوڑے سے ہو، تمہیں یہاں (بیت) کی کیا ضرورت ہے؟ پہلے ایک ہال موجود ہے۔ تو میں نے اُسے یہی کہا تھا کہ آج تھوڑے ہیں لیکن اس تعلیم کے ذریعہ جو قرآنِ کریم میں ہمیں ملی، ایک دن انشاء اللہ تعالیٰ کثرت میں بدل جائیں گے اور ایک کیا کئی (بیوت) کی ضرورت ہمیں یہاں پڑے گی۔ پس اس کے لئے دنیا میں ہر جگہ کوشش اور اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

لیکن یہاں میں افسوس سے یہ کہوں گا کہ نمازوں عبادتوں کی طرف، اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی طرف ہماری، جو توجہ ہونی چاہئے وہ نہیں ہے ہماری۔ مثلاً کل پرسوں کی بات ہے۔ ایک خاتون ملاقات کے دوران آئیں اور بڑے روتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ (بیوت) بناؤ اور (بیوت) آباد کرو۔ (بیوت) کی رونق بڑھاؤ، صلوٰۃ کا حق ادا کرو لیکن جب آپ چلے جاتے ہیں تو (بیت) میں حاضری بہت کم ہو جاتی ہے۔ اگر تو یہ حاضری دور سے آنے والوں کی وجہ سے کم ہوتی ہے، جو میرے یہاں ہونے کی وجہ سے بیت فضل میں آتے ہیں (وہ بیت فضل کی بات کر رہی تھیں) تو یہ اور بات ہے۔ لیکن پھر دُور سے آنے والے اگر یہاں نہیں آتے تو اپنے سینٹروں میں یا اپنی (بیوت) میں نماز باجماعت ادا کرنے والے ہونے چاہئیں۔ اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ یہ جو آنے والے ہیں یہ (ادا) کرتے بھی ہوں گے۔ لیکن اگر حاضری کی یہ کمی قریب رہنے والوں کے نہ آنے کی وجہ سے ہے تو پھر بڑی قابلِ فکر ہے اور اس طرف ہمیں توجہ کرنی چاہئے۔ اسی طرح آسٹریلیا کے دورے کے بعد مجھے وہاں سے کسی نے خط لکھا کہ (بیت) کی حاضری بہت کم ہو گئی ہے۔ پس چاہے وہ آسٹریلیا ہے یا یوکے ہے یا کوئی اور ملک ہے یاد رکھیں کہ اگر انقلاب لانا ہے، اگر اُس ذمہ داری کو نبھانا ہے جو حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کے لئے ہم پر ہے، اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو (بیوت) کی یہ رونقیں عارضی نہیں بلکہ مستقل قائم کرنی ہوں گی۔ اپنی تمام حالتوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہو گی۔ اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ نشان تبھی ظاہر ہوں گے جب صبر اور صلوٰۃ کے حق ادا ہوں گے۔ جب اپنے نفس کو کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم فنا کریں گے۔ جب توحید پر قائم ہونے کا حق ادا کریں گے۔ اور جب یہ ہو گا تو اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا نظارہ بھی ہم دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ خود مدد کے لئے اُترے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی تمام تر طاقتوں اور حسن کے جلووں سے ہماری مدد کو آئے گا اور دنیا دار ممالک اور دنیاوی طاقتوں کے عوام کے دل اللہ تعالیٰ اس طرف پھیر دے گا۔ ہمارے کاموں میں برکت پڑے گی اور دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچان کر آپ کے جھنڈے تلے آئے گی۔ توحید کا قیام ہو گا اور خدا تعالیٰ کی ذات کے انکاری خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنا حق ادا کر کے یہ نظارے دیکھنے والے ہوں۔

جمعہ اور عصر کی نمازوں کے بعد مَیں جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ یہ مکرم ڈاکٹر بشیر الدین اُسامہ صاحب امریکہ کا ہے جن کی 2/نومبر کو 82 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ انہوں نے 1955ء میں احمدیت قبول کی تھی اور ابتدائی افریقن امریکن احمدیوں میں سے تھے۔ نمازوں کے بڑے پابند، بڑے باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والے غیرت مند، خلافت کے فدائی، دعا گو وجود تھے۔ نہایت جوشیلے لیکن بہت منکسر المزاج اور عاجز انسان تھے۔ ان کو ربوہ کی زیارت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے شرفِ ملاقات کی بھی سعادت ملی۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ بھی ان کی ایک مرتبہ ملاقات ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ بھی کئی بار ملاقات ہوئی۔ ان سے ان کو پیار بھی بڑا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا بھی آپ سے بڑا خاص تعلق تھا۔ آپ نے اپنی اہلیہ کے ہمراہ حج بیت اللہ کی بھی توفیق پائی۔ گزشتہ بیس سال سے Cleveland میں نائب صدر جماعت کی حیثیت سے خدمات بجا لا رہے تھے۔ خدمتِ خلق کا بہت جذبہ رکھتے تھے۔ بالخصوص اپنے افریقن امریکن بھائیوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ پچاس کی دہائی میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک چھوٹا سا کتابچہ لکھنے کی توفیق پائی۔ پیشے کے لحاظ سے Dentist تھے اور آپ کی اہلیہ محترمہ فاطمہ اُسامہ صاحبہ جو تھیں، یہ بھی کافی عرصہ Cleveland کی لجنہ کی صدر رہی ہیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے مقیت اُسامہ جن کی چھپن سال عمر ہے اور ظفر اللہ اسامہ صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔ ان دونوں کا بھی جماعت سے بڑا خاص اور گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں اور ان کی نسلوں کو ہمیشہ جماعت سے وابستہ رکھے۔

برائے ریکارڈ

پروگرام 122 واں جلسہ سالانہ قادیان

27، 28 اور 29 دسمبر 2013ء

پہلا دن 27 دسمبر 2013ء

پرچم کشائی (لوائے احمدیت) 10 بجے صبح

تلاوت قرآن مجید مع اردو ترجمہ

افتتاحی خطاب و دعا و نظم

تقریر بعنوان: ہستی باری تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کے حصول کے ذرائع)
محترم مولانا منیر احمد خادم صاحب، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند قادیان

تقریر بعنوان: سیرت آنحضرت ﷺ (صلح حدیبیہ کی روشنی میں)
محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوت الی اللہ قادیان

وقفہ برائے تیاری نماز جمعہ وعصر

نماز جمعہ وعصر

دوسرا اجلاس:

تلاوت قرآن مجید مع اردو ترجمہ و نظم

تقریر بعنوان: سیرت حضرت اقدس مسیح موعود (آپ کا صبر واستقلال)
محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت قادیان

تقریر بعنوان: صداقت حضرت مسیح موعود (حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے کی ضرورت واہمیت، قرآن حدیث اور بزرگان امت کے ارشادات کی روشنی میں)
محترم مولانا عطاء المجیب لون صاحب، مربی سلسلہ دعوت الی اللہ بھارت

تاثرات وتعارفی تقاریر مہمانان کرام ومرکزی اعلانات

دوسرا دن 28 دسمبر 2013ء

پہلا اجلاس:

تلاوت قرآن مجید مع اردو ترجمہ و نظم

تقریر بعنوان: سیرت (حضرت حمزہؓ اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد)
محترم مولانا مرزا محمد الدین ناز صاحب۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی پاکستان

تقریر بعنوان: خلافت خامسہ کا دس سالہ مبارک دور اور اس کے شیریں ثمرات (بالخصوص امن عالم کے تعلق سے مساعی) محترم مولانا عنایت اللہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بھارت وافسر جلسہ گاہ

تقریر بعنوان: قرآن ایک مکمل ضابطۂ حیات۔ عصر حاضر کے مسائل کی روشنی میں (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حالیہ تقاریر کی روشنی میں)
محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

تاثرات وتعارفی تقاریر مہمانان کرام ومرکزی اعلانات

وقفہ برائے نماز وعصر

نماز ظہر وعصر

دوسرا اجلاس: جلسہ پیشوایان مذاہب

تلاوت قرآن مجید مع اردو ترجمہ و نظم

تقریر بعنوان: پیشوایان مذاہب کا عزت واحترام امن عالم کی ضمانت ہے (بزبان پنجابی)
محترم مولانا گیانی تنویر احمد خادم صاحب، نائب ناظر دعوت الی اللہ ونائب امیر مقامی قادیان

تاثرات غیر مذاہب کے نمائندگان ومرکزی اعلانات

تیسرا دن 29 دسمبر 2013ء

پہلا اجلاس

تلاوت قرآن مجید مع اردو ترجمہ و نظم

تقریر بعنوان: دعوت الی اللہ اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں
محترم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند

تقریر بعنوان: عصر حاضر میں دعا کی اہمیت
محترم مولانا سفیر احمد شمیم صاحب، نائب ناظم وقف جدید ارشاد قادیان

تقریر بعنوان: شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داری (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات وخطابات کی روشنی میں)
محترم مولانا مظہر احمد وسیم صاحب استاد جامعہ احمدیہ قادیان

تاثرات وتعارفی تقاریر مہمانان کرام ومرکزی اعلانات

وقفہ برائے نماز ظہر وعصر

نماز ظہر وعصر

اختتامی اجلاس

تلاوت قرآن مجید مع اردو ترجمہ و نظم

تقریر بعنوان: انفاق فی سبیل اللہ کی برکات اور اہمیت (قرآن کریم وحدیث اور کتب حضرت اقدس مسیح موعود اور خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں)
محترم مولانا محمد اسماعیل طاہر صاحب وکیل التبشیر انجمن تحریک جدید قادیان

شکریہ احباب ودعا: محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ وامیر مقامی قادیان

اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن سے براہ راست بذریعہ ایم ٹی اے واجتماعی دعا 4:00 بجے

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کیلئے تشریف لائیں۔
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے۔
فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
موبائل: 0332-4828432,0300-4201198
طالب دعا: قیصر خلیل خاں

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

سفوف مہزل (اکسیر موٹاپا) ہے۔
کچھ عرصہ استعمال سے جسم کی فالتو چربی کم ہونے لگتی ہے۔
کیپسول فشار: اکسیر بلڈ پریشر ہے۔ کچھ عرصہ استعمال سے بفضلہ تعالیٰ شفاء ہوجاتی ہے۔
گیسٹرو۔ ایز: ہاضمہ کا شوگر اور نمک فری سیرپ۔ اس کا ہر گھر میں ہونا لازمی ہے۔
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 55 سال
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382

G.H.P کی معیاری زُود اثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ وپوٹینسی گلاس شواہے 10ML پلاسٹک شواہے 25ML
30/200/1000 Rs 20/= Rs 30/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شواہے سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/250 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/350 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

چرس کی ضرر رسانی چرس کا نشہ کرنے والے کئی افراد اسے سکون آور اور انسان کیلئے انتہائی بے ضرر تصور کرتے ہیں ایک تحقیق میں کہا گیا ہے کہ چرس کا استعمال کئی نفسیاتی بیماریوں کا باعث بن سکتا ہے محققین کا کہنا ہے کہ چرس کے اجزا انسانی خون میں شامل ہو جاتے ہیں اور جلدی خارج بھی نہیں ہوتے ، یہ اجزا خون کے ذریعے دماغ اور دیگر اعضا تک پہنچ جاتے ہیں اور خمار کی سی کیفیت پیدا کرتے ہیں ، نفسیاتی مسائل کے علاوہ چرس کے اجزا انسان کی آنکھ ، کان اور معدے کو بھی متاثر کرتے ہیں ۔ چرس کا نشہ کرنے والوں کو ہوش و حواس کھونے ، غیبی آوازیں سنائی دینے ، انہونی چیزیں نظر آنے ، گھبراہٹ اور وہم کی صورتحال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 15 راگست 2013ء)

چین میں ڈونگ نسل کے لوگ چین کے صوبوں ہنان ، گیز ہو اور گوآنگ ژی میں ڈونگ نسل کے لوگ آباد ہیں۔ ڈونگ نسل کے لوگ لکڑی کی خوبصورت عمارات بالخصوص پل بنانے کے لئے مشہور ہیں، دریا کے اوپر موجود پل ایک مکمل عمارت کی شکل میں ہوتا ہے، جسے دیکھ کر محسوس ہوتا ہے گویا دریا کے اوپر منچلوں کے مکان پہلو بہ پہلو قائم ہیں۔

(روزنامہ دنیا 16 راگست 2013ء)

درخواست دعا

مکرم محمد شعیب طاہر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔ مکرم چوہدری منور احمد صاحب سیکرٹری مال دارالعلوم غربی خلیل ربوہ کا دماغ کے clot کا آپریشن لاہور میں ہوا تھا۔ اب طبیعت پھر خراب ہوگئی ہے۔ اور آئی سی یو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

7 جنوری 2014ء

1:35 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 راکتوبر 2008ء
6:25 am	حضور انور کا دورہ یوکے
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 راکتوبر 2008ء
10:00 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 26 جون 2011ء
2:00 pm	سوال و جواب 19 مارچ 1994ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مارچ 2008ء
11:30 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

ربوہ میں طلوع و غروب 7۔جنوری

طلوع فجر	5:42
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	5:22

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Best Return of your Money
گل احمد، الکرم، لان، چکن، ڈیزائنز سوٹس
نیز مردانہ اچھی ورائٹی بھی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510-049-4423173

GERMAN
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

FR-10

منفرد ڈیزائن اور پائیداری کی علامت
نیا سال نئی ورائٹی
خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
اہل ربوہ کو نیا سال مبارک ہو
لیڈیز، جینٹس اینڈ چلڈرن کی نئے سیزن کی نئی ورائٹی
سردیوں کی ورائٹی پر سیل کا آغاز
مورخہ یکم جنوری سے محدود مدت کے لئے
مِس کولیکشن شوز ربوہ

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

تاج نیلام گھر
ہر قسم کا پرانا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔ مثلاً:۔ فرنیچر، کراکری A-C، فریج، کارپٹ، جوسر گرائنڈر اور کوئی بھی سکریپ
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: شاہد محمود
03317797210
047-6212633

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 تا ور 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کئے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com